

# اسلام میں تحقیق کی اہمیت

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

X☆X☆X

قرب قیامت کے اس دور میں علم تک رسائی انتہائی آسان ہے لیکن پھر بھی جہالت عروج پر ہے۔ لائبریریز اور انٹرنیٹ پر اسلامک لٹریچر کی بھرمار ہے لیکن مسلمانوں کی اکثریت مشرک اور بدعتی ہے۔ وجہ علم کی کمی نہیں بلکہ حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے تحقیق کا خاتمہ ہے۔ لوگ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں۔ Internet پر بے سروپا Islamic emails کو بغیر سوچے سمجھے Forward کر دیا جاتا ہے۔ میڈیا پر دکھائے جانے والے شرک اور بدعات پر مبنی پروگرامز کئی مسلمانوں کے پسندیدہ ہیں۔ اکثر مسلمان اپنے والدین کے سکھائے ہوئے عقیدے اور نماز پر ساری زندگی بسر کر دیتے ہیں، یہ سوچے بغیر کہ ان کا عقیدہ اور نیکیوں کا طریقہ کہیں قرآن و سنت کے خلاف تو نہیں۔ غرض یہ کہ اگر جائزہ لیا جائے تو شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہر ۱۰ میں سے ۸ مسلمان عقیدے، نماز اور دیگر اسلامی امور پر بغیر تحقیق کیے عمل کر رہے ہیں۔ جو باپ دادا کا مسلک، وہی ہمارا مسلک۔ محلے کی مسجد والے مولوی کا جو دین، وہی ہمارا دین۔ اکثر کا حال بالکل یہ ہے:

﴿ اللَّهُ ﷻ نے فرمایا ﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَائِنَا أُولُو كَانِ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾

” اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس طرف جو اللہ نے نازل کیا اور رسول (ﷺ) کی طرف تو کہتے ہیں ہمارے لیے وہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگر ان کے باپ دادا کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت یافتہ ہوں (تب بھی)؟“ [البقرہ: 2]

﴿ اللَّهُ ﷻ نے فرمایا ﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَرِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾

” انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ سو وہ انہی کے نقش قدم پر دوڑ رہے ہیں“ [المثفت: 37]

آج اسلام کی صحیح شکل مسخ کرنے کے لیے اسلام دشمن طاقتیں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ اس کا مقصد مسلمانوں کو صحیح اور غلط میں الجھانا، مسلم نوجوانوں کو اسلام سے متنفر کرنا اور غیر مسلموں کو اسلام سے نفرت دلانا ہے۔ فتنوں کے اس دور میں اشد ضرورت ہے کہ ہم حق و باطل میں تمیز کے لیے تحقیق کی عادت ڈالیں اور اپنے آپ کو اور گھروالوں کو اندھی تقلید سے بچائیں۔ آئیے قرآن پڑھیے اور اپنا ایمان مضبوط کیجئے۔

## تحقیق کی اہمیت

﴿ اللَّهُ ﷻ نے فرمایا ﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَدَّعَوْا بِهٖ وَلَوْ رَكُّوهُ

إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ﴿٨٣﴾

” جب ان کے پاس کوئی خبر پہنچتی ہے، امن کی یا خوف کی تو وہ اس کو مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو لوٹائیں رسول (ﷺ) کی طرف اور اپنے حاکموں کی طرف تو ان میں سے تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیں“ [النساء: 4]

[☆: امن یا خوف کی یا اسلام سے متعلق کسی خبر کو آگے پھیلانے کے بجائے اس کو متعلقہ ماہر کے سامنے تحقیق کے لیے پیش کیا جانا چاہیے]

﴿ اللَّهُ ﷻ نَزَّ فَرَمَا ﴾ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذْنَتْ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ

صَدَقُوا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِينَ ﴿43﴾ ﴿ اللہ آپ ﷺ کو معاف فرمائے۔ آپ ﷺ نے اُن

کو کیوں اجازت دی یہاں تک کہ ظاہر ہو جاتے آپ ﷺ پر سچ بولنے والے اور جھوٹ بولنے والے “ [التوبة: 9]

[☆: منافقین کے بہانے بنانے پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنگ میں شرکت نہ کرنے کی اجازت دے دی۔ اس پر اللہ نے تنبیہ فرمائی ]

﴿ اللَّهُ ﷻ نَزَّ فَرَمَا ﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿36﴾ ﴿

” اور جس بات کا تمہیں علم نہیں اُس کی پیروی مت کرو۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کی پوچھ ہوگی “ [بنی اسرائیل: 17]

[☆: تحقیق کیے بغیر دینی معاملات میں بڑے بزرگوں کی تقلید کرنا، کوئی انتہائی قدم اٹھانا، بات کو آگے پہنچانا یا اس پر عمل کرنا منع ہے ]

﴿ لَا عَذَابَ لَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَا اذْبَحْنَهُ أَوْ لِيَأْتِنِي بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿21﴾ ﴿ ” (سلیمان نے کہا) یقیناً میں اُس کو

سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے آئے “ [☆: سزا دینے سے پہلے قصور وار کو اپنی صفائی پیش

کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے ] ﴿ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصْدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿27﴾ ﴿ ” (سلیمان نے کہا) اب ہم دیکھیں

گے کہ کیا تو نے سچ کہا یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے “ [النمل: 27] [☆: قصور وار جو صفائی پیش کرے اُس کی تحقیق کی جائے ]

﴿ اللَّهُ ﷻ نَزَّ فَرَمَا ﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا

بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿6﴾ ﴿ ” اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے

کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا دو اور بعد میں تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے “ [الحجرات: 49]

[☆: اس آیت میں فاسق (گناہ گار) کی خبر کی تحقیق کی خاص تلقین کی گئی ہے۔ اب یہ تمیز ہمیں خود کرنی چاہیے کہ میڈیا پر خبریں نشر کرنے

والے اور دفتر اور خاندان میں خبر پہنچانے والے فاسق ہیں یا نہیں؟ اسلامی چینل اور کسی مبلغ کی بات کی تحقیق اس سے زیادہ ضروری ہے ]

### تحقیق کے بغیر اکثریت کی پیروی

جو مسلمان قرآن و سنت کے مسائل میں تحقیق نہیں کرنا چاہتے، اُن میں سے اکثر کا خیال ہے کہ جو طریقہ لوگوں کی اکثریت میں رائج ہو وہی

طریقہ صحیح ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر لوگوں کی اکثریت حق پر ہو تو دنیا بھر میں اس وقت اللہ کے عذاب نہ آرہے ہوں۔ کیونکہ جب

اکثریت گمراہ اور بے دین ہو اللہ کے عذاب تب ہی آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں واضح فرمایا کہ اکثریت ہمیشہ گمراہ ہی ہوتی ہے۔

﴿ اللَّهُ ﷻ نَزَّ فَرَمَا ﴾ وَإِن تَطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿116﴾ ﴿ ” اور اگر تم اہل زمین میں سے اکثر لوگوں کی اطاعت کرو گے، تو وہ تمہیں

اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ وہ صرف خیال و گمان پر چلتے ہیں اور صرف قیاس آرائی کرتے ہیں “ [الانعام: 6]



﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا ﴾ وَ اِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعْفُوَاللَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا  
 اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ (47) قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوا  
 اِنَّا كُلُّ فِیْهَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ (48) ﴿ ” اور جب آگ میں جھگڑیں گے تو کمزور (پیروکار) تکبر کرنے والے  
 (گمراہ پیشواؤں) سے کہیں گے ہم تو تمہارے پیروکار تھے۔ تو کیا تم ہم پر سے آگ کا کچھ حصہ اٹھا لو گے؟ تکبر کرنے والے  
 (گمراہ پیشوا) کہیں گے ہم سب اس ہی میں ہیں۔ بے شک اللہ اپنے بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے “ [ المؤمن: 40 ]

### تحقیق کر لینے کے بعد حق کا انکار کرنا

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا ﴾ وَلَئِنْ اَتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاٰكَ مِنَ الْعِلْمِ  
 مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ (120) ﴿ ” اور اگر تم نے اُن کی خواہشات کی پیروی کی اس علم  
 کے بعد جو تم تک آ پہنچا، تو اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار “ [ البقرہ: 2 ]

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا ﴾ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهٰهٖ هَوٰهٗ وَاَضَلَّهٗ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی  
 سَمْعِهٖ وَّقَلْبِهٖ وَّ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشْوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (23) ﴿  
 ” کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے اُسے (بوجود اُس کے) علم پر گمراہ کر دیا اور مہر لگا دی اُس کی  
 سماعت پر اور دل پر اور اُس کی بصارت پر پردہ ڈال دیا۔ تو اُسے اللہ کے سوا کون ہدایت دے گا؟ سو کیا تم نہیں سمجھتے؟ “ [ اٰیہ: 45 ]

﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ  
 سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلٰى وَّ نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَّ سَاَءَتْ مَصِيْرًا (115) ﴿  
 ” اور جو کوئی رسول (محمد ﷺ) کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اُس پر سیدھی راہ واضح ہو گئی اور وہ مؤمنین کی راہ کے سوا کسی اور کی پیروی  
 کرے، ہم حوالے کر دیں گے اُس کو جو اُس نے اختیار کی اور اُسے جہنم واصل کر ڈالیں گے اور وہ نہایت بری جگہ ہے “ [ النساء: 4 ]

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ